45574/325

International Diabetes Federation
IDF Centre of Education
2009-2015

Baqai Institute of Diabetology& Endocrinology

Ramadan & Diabetes

ان سوالات کے جوابات ہمیں مختلف مکتبہء فکر والوں کے نظریات پر بھی روشنی ڈال کر بتائیں تو بہت فائدہ مند ہوگا۔

1. Checking of blood glucose during fasting

1) کیا روزے کے دوران شوگر چیک کرنے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

2. Injections of insulin during fasting

2) کیا روزے کے دوران انسولین انجکشن لگانے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

3. Intravenous administration of glucose injection during fasting

3) کیا روزے کے دوران گلوکوز انجکشن لگانے سے روزہ ٹوتا ہے؟

4. Use of ear drop, nasal spray and eye drop during fasting

4) کیا روزے کے دوران کان کے ڈراپ، ناک میں اسپرے اور آنکھوں کے قطرے استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

5. If you break the roza in hypo/ hyperglycemia situation what will be the kafara/kaza?

5) روزے کے دوران اگر شوگر کم یا زیادہ ہونے کی صورت میں روزہ توڑا جائے تو کفارہ یا قضا کیا ہوگا۔
(ایک روزہ یا ساٹھ روزے)

6. Can pregnant women and breast feeding mother fast?

6) کیا حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی عورتیں روزہ رکھ سکتی ہیں؟

Address: Plot 1-2 II-B Block 2 Nazimabad Karachi, 74600 Sindh Pakistan
Tel: +92-2136623492, 36608565, 36688897, Fax: +92-21-36608565, Web:
www.bideonline.com

ڈاکٹر عبدالباسط صاحب

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامذا ومصليا

(۱)۔۔۔روزے کی حالت میں شوگر چیک کرنے یا کرانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ روزہ کسی چیز کے داخل کرنے سے ٹوٹتا ہے، خارج کرنے سے نہیں ٹوٹتا۔اس کی ایک دلیل تو نبی کریم ﷺ کا یہ عمل ہے کہ آپ ﷺ نے روزہ کی حالت میں حجامت کروائی، حالانکہ حجامت میں خون نکالا جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں روایت ہے:

حدثنا معلى بن أسد، حدثنا وهيب، عن أيوب، عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله عنهما: «أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم، واحتجم وهو صائم»[1].

اور اس کی دوسری دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ ارشاد ہے کہ: ''روزہ بدن میں داخل ہونے والی چیز سے ٹوٹتا ہے، بدن سے خارج ہونے والی چیز سے نہیں ٹوٹتا''۔امام بیہقیؒ کی سننِ کبریٰ میں روایت ہے:

أخبرنا أبو طاهر الفقيه، أنبأ أبو بكر محمد بن عمر بن حفص الزاهد، ثنا إبراهيم بن عبد الله، أنبأ وكيع، عن الأعمش، عن أبي ظبيان، عن ابن عباس، أنه ذكر عنده الوضوء من الطعام، قال الأعمش مرة: والحجامة للصائم فقال: "إنما الوضوء مما يخرج وليس مما يدخل، وإنما الفطر مما دخل وليس مما خرج"[2].

لہٰذا آنحضرت ﷺ کے عملِ مبارک اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مذکورہ بالا ارشاد کی بناء پر جمہور امت یعنی حضراتِ احنافؒ، مالکیہؒ، اور شوافعؒ کے نزدیک حجامت سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

نیز انجکشن کے ذریعہ رگوں (عروق) سے خون نکالنے کی ایک اور واضح مثال فصد ہے کیونکہ اس میں بھی رگوں (عروق) سے خون نکالا جاتا ہے۔اور فصد سے حضرات احنافؒ، مالکیہؒ، اور شوافعؒ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لہٰذا جمہور کے قول کے مطابق روزہ کی حالت میں شوگر چیک کرانے کی گنجائش ہے۔

البتہ حضرات حنابلہؒ کے نزدیک حجامت سے، اور حنابلہ میں سے بعض حضرات کے نزدیک فصد سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اس کی علت یہ بیان کی گئی ہے کہ فصد سے بھی جسم کمزور ہو جاتا ہے، لیکن شوگر چیک کرنے کیلئے جو خون کا قطرہ نکالا جاتا ہے، اس سے کسی قسم کی کمزوری لاحق نہیں ہوتی، اسلئے ظاہر یہ ہے کہ اس قطرے کے

---

١. صحيح البخاري؛ باب الحجامة والقيئ للصائم.

٢. السنن الكبرى للبيهقي (٤/ ٤٣٥): باب الإفطار بالطعام وبغير الطعام إذا ازدرده عامدا أو بالسعوط والاحتقان، وغير ذلك مما يدخل جوفه باختياره.

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

نکالنے سے حنابلہ کے قول کے مطابق بھی روزہ نہ ٹوٹنا چاہئے، تاہم اس معاملے میں حنبلی علماء سے رجوع کر لینا چاہئے۔

فتح الباري لابن حجر (٤/ ١٧٧)

عن ابن عباس رضي الله عنهما: «أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم، واحتجم وهو صائم» ... فيه دليل على أن حديث أفطر الحاجم والمحجوم منسوخ لأنه جاء في بعض طرقه أن ذلك كان في حجة الوداع ... وقال بن حزم صح حديث أفطر الحاجم والمحجوم بلا ريب لكن وجدنا من حديث أبي سعيد أرخص النبي صلى الله عليه وسلم في الحجامة للصائم وإسناده صحيح فوجب الأخذ به لأن الرخصة إنما تكون بعد العزيمة فدل على نسخ الفطر بالحجامة سواء كان حاجما أو محجوما انتهى.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق (٢/ ٢٩٩)

(قوله: وإذا احتقن أو استعط أو أقطر في أذنه أو داوى جائفة أو آمة بدواء، ووصل إلى جوفه أو دماغه أفطر) لقوله عليه السلام: «الفطر مما دخل، وليس مما خرج» رواه أبو يعلى الموصلي في مسنده، وهو مخصوص بحديث الاستقاء أو الفطر فيه باعتبار أنه يعود شيء، وإن قل حتى لا يحس به كذا في فتح القدير فإن قلت: ظاهره أن الخارج لا يبطل الصوم أصلا إلا في الاستقاء، والحصر ممنوع؛ لأن الحيض والنفاس كل منهما يفسد الصوم كما صرح به في البدائع، قلت لا يرد؛ لأن إفسادهما الصوم باعتبار منافاتهما الأهلية له شرعا على خلاف القياس بإجماع الصحابة.

البناية شرح الهداية (٤/ ٥٠)

لا يفسد الصوم بالفصد.

فقه العبادات على المذهب المالكي (ص: ٣٢١)

الحجامة والفصد إذا كان مريضاً وشك في سلامة من زيادة المرض التي تؤدي إلى الفطر، فإن علم السلامة من زيادة المرض جاز له ذلك، أو كان صحيحاً ولم تؤذه الحجامة أو الفصد جاز له ذلك، أما إن علم المريض أو السليم أن الحجامة أو الفصد تزيد في مرضه حرم عليه ذلك.

روضة الطالبين وعمدة المفتين (٢/ ٣٥٧)

ولا يفطر الفصد والحجامة، لكن يكرهان للصائم.

المغني لابن قدامة (٣/ ١٢٠)

[فصل الحجامة يفطر بها الحاجم والمحجوم]: (٢٠١٩) الفصل الثاني، أن

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

الحجامة يفطر بها الحاجم والمحجوم. وبه قال إسحاق، وابن المنذر، ومحمد بن إسحاق بن خزيمة. وهو قول عطاء، وعبد الرحمن بن مهدي. وكان الحسن، ومسروق، وابن سيرين، لا يرون للصائم أن يحتجم. وكان جماعة من الصحابة يحتجمون ليلا في الصوم، منهم ابن عمر، وابن عباس، وأبو موسى، وأنس بن مالك، ورخص فيها أبو سعيد الخدري، وابن مسعود، وأم سلمة، وحسين بن علي، وعروة، وسعيد بن جبير. وقال مالك، والثوري، وأبو حنيفة، والشافعي: يجوز للصائم أن يحتجم، ولا يفطر؛ لما روى البخاري عن ابن عباس، أن النبي صلى الله عليه وسلم «احتجم وهو صائم»، ولأنه دم خارج من البدن، أشبه الفصد. ولنا قول النبي صلى الله عليه وسلم: «أفطر الحاجم والمحجوم» رواه عن النبي صلى الله عليه وسلم أحد عشر نفسا، قال أحمد: حديث شداد بن أوس من أصح حديث يروى في هذا الباب، وإسناد حديث رافع إسناد جيد. وقال: حديث شداد وثوبان صحيحان، وعن علي بن المديني، أنه قال: أصح شيء في هذا الباب حديث شداد وثوبان. وحديثهم منسوخ بحديثنا، بدليل ما روى ابن عباس، أنه قال: «احتجم رسول الله - صلى الله عليه وسلم - بالقاحة بقرن وناب، وهو محرم صائم، فوجد لذلك ضعفا شديدا، فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يحتجم الصائم». رواه أبو إسحاق الجوزجاني في المترجم، وعن الحكم، قال: «احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو صائم» فضعف، ثم كرهت الحجامة للصائم. وكان ابن عباس وهو راوي حديثهم، يعد الحجام والمحاجم، فإذا غابت الشمس احتجم بالليل. كذلك رواه الجوزجاني. وهذا يدل على أنه علم نسخ الحديث الذي رواه.

شرح زاد المستقنع للشنقيطي (١٠٤/ ٧، بترقيم الشاملة آليا)

قال بعض العلماء: الفصد يلتحق بالحجامة من جهة أنه ينهك بدن المفصود، بل قد يكون الفصد أقوى وأبلغ في التأثير على الجسم من الحجامة؛ لأنه يتصل بالعروق، وجريان الدم في العروق أشد من جريانه في الأوعية، وتضرر الإنسان بالفصد أعظم من تضرره بالحجامة. وعلى القول بأن الفصد يوجب الفطر فإن من تبرع بدمه يدخل في هذا؛ لأن الفصد إخراج للدم من العرق، والتبرع بالدم إخراج للدم من العروق. وعلى هذا فإنهم يقولون: إذا خرج منه الدم على هذا الوجه فإنه يعتبر مفطراً.

(۲،۳)---انجکشن کے ذریعہ روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں، اسکے بارے میں معاصر علماء کی آراء مختلف ہیں، لیکن ہماری تحقیق کے مطابق روزے کی حالت میں مریض بوقتِ ضرورت انسولین یا گلوکوز کا انجکشن لگوا سکتا ہے، اس سے

(باقی ہے---)

Scanned by CamScanner

روزہ فاسد نہیں ہوگا کیونکہ انجکشن کے ذریعہ جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے، وہ مخارقِ اصلیہ یعنی منفذِ اصلی کے راستوں سے نہیں، بلکہ رگوں یا مسامات کے ذریعہ بدن میں پہنچائی جاتی ہے، جبکہ روزہ فاسد ہونے کیلئے ضروری ہے کہ بدن کے اصلی راستوں مثلاً: منہ، ناک وغیرہ کے ذریعہ کوئی چیز حلق، پیٹ، یا دماغ کے اندر پہنچے۔ البتہ بلاضرورت روزے کی حالت میں انسولین یا گلوکوز کے انجکشن لگانے سے احتراز کرنا چاہئے۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ کسی چیز کا بدن کے کسی حصہ کے اندر داخل ہو جانا مطلقاً روزہ کو فاسد نہیں کرتا، بلکہ اس کیلئے تین شرطیں ہیں: اوّل یہ کہ وہ چیز جوفِ معدہ میں، حلق میں، یا دماغ میں پہنچ جائے، دوسرے یہ کہ یہ پہنچنا بھی مخارقِ اصلیہ یعنی منفذِ اصلی کے راستہ سے ہو، تیسرا یہ کہ یہ پہنچنا معتبر طریقے پر ہو۔

لہٰذا اگر کوئی چیز مخارقِ اصلیہ کے علاوہ کسی دوسرے کیمیاوی طریق سے جوفِ معدہ، حلق یا دماغ میں پہنچادی جائے تو وہ مفسدِ صوم نہیں۔ انجکشن کے ذریعے بلاشبہ دوا یا اس کا اثر پورے بدن کے ہر حصہ میں پہنچ جاتا ہے، مگر یہ پہنچنا منفذِ اصلی کے راستہ سے نہیں، بلکہ عروق (رگوں) کے راستہ سے ہے، یہ راستہ منفذِ اصلی نہیں۔ اسی لئے گرمی کے موسم میں اگر کوئی شخص ٹھنڈے پانی سے غسل کرتا ہے تو پیاس کم ہو جاتی ہے کیونکہ پانی کے اجزاء مسامات کے راستہ سے اندر جاتے ہیں، مگر اس کو کسی نے مفسدِ صوم قرار نہیں دیا۔

اس سے یہ شبہ بھی رفع ہو جاتا ہے کہ گلوکوز وغیرہ کے انجکشن ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ بدن کو غذا قوت پہنچ جاتی ہے، اسلئے ان کا حکم غذا جیسا ہونا چاہئے؟ اس کا جواب واضح ہے کہ قوت پہنچانا مطلقاً مفسد نہیں، بلکہ منفذِ اصلی کے راستہ سے کسی چیز کا جوفِ معدہ، یا دماغ میں پہنچنا مفسد ہے، وہ انجکشن میں نہیں پایا جاتا، اگرچہ قوت اس سے پہنچ جائے۔

انجکشن کی ایک واضح مثال یہ ہے کہ اگر کسی کو بچھو یا سانپ کاٹ لے تو یہ مشاہدہ ہے کہ زہر بدن کے اندر جاتا ہے، سانپ کا زہر تو اکثر دماغ ہی پر اثر انداز ہوتا ہے، اور بعض جانوروں کے کاٹنے سے بدن پھول جاتا ہے جس سے زہر کا بدن کے اندر جانا یقینی ہو جاتا ہے، مگر دنیا کے کسی فقیہ، عالم نے اسے مفسدِ صوم قرار نہیں دیا۔ اسکی وجہ وہی ہو سکتی ہے جو بدائع کے مندرجہ ذیل حوالے سے ابھی گذری ہے کہ یہ زہر اگرچہ بدن کے سب حصوں میں پہنچ گیا، مگر مخارقِ اصلیہ یعنی منفذِ اصلی کے راستہ سے نہیں پہنچا، اسلئے مفسدِ صوم نہیں۔ (ملخص از: ۱۔ روزہ میں انجکشن کا شرعی حکم (آلاتِ جدیدہ کے شرعی احکام)؛ ۲۔ ضابط المفطرات فی مجال التداوي.)۔

البتہ چونکہ بعض حضرات کے نزدیک انجکشن کے ذریعہ دوا بدن میں پہنچنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، لہٰذا احتیاط پر عمل کرتے ہوئے حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے کہ روزہ کی حالت میں انجکشن نہ لگوائیں، تاکہ روزہ سب

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

کے نزدیک بلاشبہ درست ہو جائے۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (٢/ ٩٣)

وأما ما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن غير المخارق الأصلية بأن داوى الجائفة، والآمة، فإن داواها بدواء يابس لا يفسد لأنه لم يصل إلى الجوف ولا إلى الدماغ ولو علم أنه وصل يفسد في قول أبي حنيفة، وإن داواها بدواء رطب يفسد عند أبي حنيفة وعندهما لا يفسد هما اعتبرا المخارق الأصلية لأن الوصول إلى الجوف من المخارق الأصلية متيقن به ومن غيرها مشكوك فيه، فلا نحكم بالفساد مع الشك ولأبي حنيفة إن الدواء إذا كان رطبا فالظاهر هو الوصول لوجود المنفذ إلى الجوف فيبنى الحكم على الظاهر.

ضابط المفطرات فى مجال التداوي (ص: ٢١، ٢٢)

يتحصل من المسائل والجزئيات التى ذكرها الفقهاء فى فساد الصوم أن الجوف المعتبر فى نفسه عند الحنفية والمالكية هى المعدة والحلق والأمعاء. وأما الأجواف الأخر التى توجد فى باطن الجسم الإنسانى، فما كان له مسلك إلى أحد هذه الثلاثة — بحيث إذا وصل شيئ من الخارج إلى هذا الجوف وصل إلى هذه الثلاثة عادة، إما مباشرة وإما بواسطة جوف آخر — فهو أيضا جوف معتبر تبعا لها، فيأخذ حكمها، وما لا يكون كذلك، فليس بجوف معتبر عندهم، لا أصالة ولا تبعا. فإذا وصل إلى الجوف المعتبر شيئ من المفطرات من منفذ معتبر وصولا معتبرا فسد الصوم.

(۴)۔۔۔مذکورہ تینوں مسائل کے جواب میں کچھ تفصیل ہے، لہٰذا ہر ایک مسئلہ کا حکم الگ الگ بیان کیا جاتا ہے۔

کان کے ڈراپس (قطروں) سے روزہ فاسد ہونے کا حکم:

اس معاملے میں قرآن وحدیث کی کوئی صریح نص نہیں ملی، البتہ حضرات فقہاء کرام نے کان میں دواڈالنے سے روزہ ٹوٹنے کا حکم لکھا ہے، اور اسکی وجہ یہ بتائی ہے کہ کان سے دوا جوف تک پہنچتی ہے، لیکن جدید تحقیق یہ ہے کہ کان میں کوئی ایسا منفذ نہیں ہے جس سے دوا جوف تک پہنچے، اسلئے معاصر علماء نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ کان میں دواڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، چنانچہ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی نے اپنی قرارداد نمبر ۹۹ (۱/ ۱۰) کے پہلے فتویٰ میں اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (٢/ ٩٣)

وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى

Scanned by CamScanner

الدماغ فسد صومه، أما إذا وصل إلى الجوف فلا شك فيه لوجود الأكل من حيث الصورة. وكذا إذا وصل إلى الدماغ لأنه له منفذ إلى الجوف فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف.

الذخيرة للقرافي (٢/ ٥٠٥)

إذا وصل الكحل في العين أو الدهن في الأذن إلى الحلق فعليه القضاء فقط وإلا فلا شيء عليه.

المجموع شرح المهذب (٦/ ٣١٢)

وان استعط أو صب الماء في اذنه فوصل الي دماغه بطل صومه لما روى لقيط بن صبرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إذا استنشقت فابلغ الوضوء الا أن تكون صائما" فدل علي أنه إذا وصل إلى الدماغ شئ بطل صومه ولان الدماغ أحد الجوفين فبطل الصوم بالواصل إليه كالبطن.

كشاف القناع عن متن الإقناع (١ / ٢)

(أو قطر في أذنه مما يصل إلى دماغه) لأن الدماغ أحد الجوفين فالواصل إليه يغذيه فأفسد الصوم كالآخر.

مجلة مجمع الفقه الإسلامي (١٠/ ٢/ ٤٥٣)

أولاً: الأمور الآتية لا تعتبر من المفطرات:

١ - قطرة العين، أو قطرة الأذن، أو غسول الأذن...الخ.

البتہ اگر کسی شخص کے کان کا پردہ پھٹا ہوا ہو، اور دوائی اس کے حلق تک پہنچ جائے تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، اسلئے احتیاط کا تقاضہ اور بہتر یہ ہے روزہ کی حالت میں کان کے اندر بلا ضرورت دوائی وغیرہ ڈالنے کے بجائے افطار کے بعد ڈالی جائے۔ چنانچہ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی نے اپنی قرارداد نمبر ۹۹ (۱/ ۱۰) کے دوسرے فتویٰ میں اسی احتیاطی پہلو کا بیان ہے۔

ضابط المفطرات فی مجال التداوي (ص: ٥٨)

وأما الأذن فلأن الدواء أو الماء أو الدهن ونحوها لا تصل بالإقطار فيها إلى الحلق إذا كانت طبلة الأذن سليمة غير مخرومة، لأن فتحة الأذن ليست بنافذة إلى الحلق، لا مباشرة ولا بواسطة قناة أو جوف آخر، إلا إذا كانت الطبلة مخرومة. وإيضاحه: أن الأذن ثلاثة أقسام: ١- الأذن الخارجية، ٢- والأذن الوسطى، ٣- والأذن الداخلية. والطبلة حاجزة بين الأذن الخارجية والوسطى، وهي (أي: الطبلة) غشاء مثل الجلد تماما في تركيبها، وما يقطر في الأذن الخارجية لا يصل إلى الأذن الوسطى إلا بتشرب المسام، إذا كانت

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

الطبلة سليمة غير مخرومة، فلا يصل إلى الحلق. وأما إذا كانت الطبلة مخرومة فإن السوائل قد يصل منها شيئ يسير إلى الأذن الوسطى، ومنها عبر القناة السمعية البلعومية (قناة استاكيوس) إلى البلعوم الأنفي، ومنه إلى الحلق، كما فصله الدكتور محمد على البار فى بحثه ص ١٣، ١٤، ٤٣، فحينئذ يكون ذلك سببا للإفطار وإفساد الصوم.

مجلة مجمع الفقه الإسلامي (١٠/ ٢/ ٤٥٥)

ثانياً: ينبغي على الطبيب المسلم نصح المريض بتأجيل ما لا يضر تأجيله إلى ما بعد الإفطار من صور المعالجات المذكورة فيما سبق.

ناک کے اسپرے سے روزہ فاسد ہونے کا حکم:

روزہ کی حالت میں ناک میں اسپرے کا حکم یہ ہے کہ اگر اسپرے میں محض ہوا نہ ہو، بلکہ اس سے پانی یا دوا کے ذرات حلق یا دماغ میں پہنچ جائیں، تو اس سے چاروں فقہی مذاہب کے مطابق روزہ ٹوٹ جائیگا کیونکہ ایک حدیثِ مبارک میں روزہ کی حالت میں مضمضہ (کلی کرنے) اور استنشاق (ناک میں پانی ڈالنے) میں مبالغہ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

سنن ترمذی میں ہے:

حدثنا عبد الوهاب بن عبد الحكم الوراق، وأبو عمار الحسين بن حريث قالا: حدثنا يحيى بن سليم قال: حدثني إسماعيل بن كثير، قال: سمعت عاصم بن لقيط بن صبرة، عن أبيه، قال: قلت يا رسول الله، أخبرني عن الوضوء؟ قال: أسبغ الوضوء، وخلل بين الأصابع، وبالغ في الاستنشاق، إلا أن تكون صائما. هذا حديث حسن صحيح. وقد كره أهل العلم السعوط للصائم، ورأوا أن ذلك يفطره، وفي الحديث ما يقوي قولهم[٣].

سنن أبی داؤد میں ہے:

حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثني يحيى بن سليم، عن إسماعيل بن كثير، عن عاصم بن لقيط بن صبرة، عن أبيه لقيط بن صبرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «بالغ في الاستنشاق، إلا أن تكون صائما»[٤].

علامہ سیوطیؒ کی جامع الاحادیث میں ہے:

إذا توضأت فأبلغ فى المضمضة والاستنشاق ما لم تكن صائما (أبو بشر

---

٣. سنن الترمذي ت بشار (٢/ ١٤٧): باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم.

٤. سنن أبي داود (٢/ ٣٠٧): باب الصائم يصب عليه الماء من العطش ويبالغ في الاستنشاق.

(باقی ہے)

Scanned by CamScanner

الدولابي فيما جمع من حديث الثوري عن عاصم بن لقيط عن أبيه). أخرجه أبو بشر الدولابي (كما في بيان الوهم والإيهام لابن القطان ٥/٥٩٣ رقم ٢٨١٠) وقال ابن القطان: صحيح[٥].

اور اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ مضمضہ (کلی کرنے) میں مبالغہ کرنے سے پانی براہِ راست حلق میں پہنچ سکتا ہے، جبکہ استنشاق (ناک میں پانی ڈالنے) میں مبالغہ کرنے سے پانی ناک کے راستہ سے حلق یا دماغ تک پہنچ کر روزہ فاسد کر سکتا ہے۔ لہٰذا ناک بالاتفاق فسادِ صوم کا معتبر منفذ، اور حلق اور دماغ دونوں فسادِ صوم کے معتبر اجواف ہیں۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (٢/ ٩٣)

وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ عن المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه، أما إذا وصل إلى الجوف فلا شك فيه لوجود الأكل من حيث الصورة. وكذا إذا وصل إلى الدماغ لأنه له منفذ إلى الجوف فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف. وقد روي عن النبي - صلى الله عليه وسلم - أنه «قال للقيط بن صبرة: بالغ في المضمضة، والاستنشاق إلا أن تكون صائما» ومعلوم أن استثناءه حالة الصوم للاحتراز عن فساد الصوم وإلا لم يكن للاستثناء معنى، ولو وصل إلى الرأس ثم خرج لا يفسد بأن استعط بالليل ثم خرج بالنهار لأنه لما خرج علم أنه لم يصل إلى الجوف، أو لم يستقر فيه.

حاشية الدسوقي على الشرح الكبير للشيخ الدردير (١/ ٥٢٤)

(قوله وإن وصل له من أنف) أي تحقيقا أو شكا واعلم أنه عند تحقق الوصول يحرم الاستعمال ويكره عند الشك وقوله وأذن وعين أي أو مسام رأس على المعروف؛ لأن ما وصل للمعدة من منفذ عال موجب للقضاء سواء كان ذلك المنفذ واسعا أو ضيقا.

المهذب في فقة الإمام الشافعي للشيرازي (١/ ٣٣٤)

فإذا استعط أو صب الماء في أذنه فوصل إلى دماغه بطل صومه لما روى لقيط

---

٥. جامع الأحاديث للسيوطي (٣/ ١٠): قسم الأقوال، حرف الهمزة، إذا مع التاء. وراجع أيضا: تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج لابن الملقن سراج الدين أبو حفص عمر بن علي بن أحمد الشافعي المصري (المتوفى: ٨٠٤هـ) (١/ ١٨٤): كتاب الطهارة، باب الوضوء؛ و البدر المنير في تخريج الأحاديث والآثار الواقعة في الشرح الكبير لابن الملقن الشافعي (٢/ ١٢٩): كتاب الطهارة، باب الوضوء، الحديث التاسع والعشرون؛ و المحرر في الحديث لشمس الدين محمد بن أحمد بن عبد الهادي الحنبلي (المتوفى : ٧٤٤هـ) (١/ ١٠٤): كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء وفروضه وسننه.

Scanned by CamScanner

بن صبرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إذا استنشقت فبالغ في الوضوء إلا أن تكون صائماً" فدل على أنه إذا وصل إلى الدماغ شيء بطل صومه ولأن الدماغ أحد الجوفين فبطل الصوم بالواصل إليه كالبطن.

المغني لابن قدامة (٣/ ١١٩)

[فصل الفطر بالأكل والشرب بما يتغذى به]: (٢٠١٧) مسألة: قال: (ومن أكل أو شرب، أو احتجم، أو استعط، أو أدخل إلى جوفه شيئا من أي موضع كان، أو قبل فأمنى، أو أمذى، أو كرر النظر فأنزل، أي ذلك فعل عامدا، وهو ذاكر لصومه، فعليه القضاء بلا كفارة، إذا كان صوما واجبا).

آنکھ کے قطروں سے روزہ فاسد ہونے کا حکم:

آنکھ میں دوا کے قطرے وغیرہ ڈالنے سے حضراتِ احنافؒ اور حضرات شوافعؒ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا، اگرچہ اس کا اثر حلق میں محسوس ہو، کیونکہ کئی احادیث میں یہ آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا تھا۔

سنن أبي داؤد میں ہے:

حدثنا وهب بن بقية، أخبرنا أبو معاوية، عن عتبة أبي معاذ، عن عبيد الله بن أبي بكر بن أنس، عن أنس بن مالك، «أنه كان يكتحل وهو صائم»[٦].

سنن ابن ماجہ میں ہے:

حدثنا أبو التقي هشام بن عبد الملك الحمصي قال: حدثنا بقية قال: حدثنا الزبيدي، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، قالت: «اكتحل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو صائم»[٧].

سنن کبریٰ بیہقی کی روایت ہے:

ورواه سعيد بن أبي سعيد الزبيدي صاحب بقية عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة، قالت: " ربما اكتحل النبي صلى الله عليه وسلم وهو صائم"[٨].

نیز آنکھ میں جو دوا وغیرہ ڈالی جاتی ہے وہ ناک کے اندرونی حصہ کے ذریعہ حلق تک پہنچتی ہے، اور آنکھ سے ناک تک کا منفذ چھوٹا اور مخفی ہونے کی وجہ سے مسام کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے آنکھ حضرات احنافؒ اور

---

٦. سنن أبي داود (٢/ ٣١٠): باب في الكحل عند النوم للصائم.
٧. سنن ابن ماجه (١/ ٥٣٦): باب ما جاء في السواك والكحل للصائم.
٨. السنن الكبرى للبيهقي (٤/ ٤٣٧): الصائم يكتحل.

Scanned by CamScanner

حضرات شوافعؒ کے نزدیک منافذ معتبرۃ لفساد الصوم میں سے نہیں ہے، لہٰذا جس طرح مسام کے ذریعہ کوئی چیز جوف تک پہنچ جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح آنکھ کے ذریعہ دوا وغیرہ ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

جبکہ فقہِ مالکی کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ میں ڈالے گئے قطروں وغیرہ کے حلق تک پہنچ جانے کی صورت میں روزہ فاسد ہو جائیگا۔ اور حضراتِ حنابلہؒ کی عبارات میں بھی آنکھ کو فسادِ صوم کے معتبر منافذ میں سے قرار دیا گیا ہے، البتہ علامہ ابن تیمیہؒ نے آنکھ کو معتبر منفذ قرار نہیں دیا، لہٰذا علامہ ابن تیمیہؒ کے نزدیک آنکھ میں قطرے ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

چنانچہ مجمع الفقہ الاسلامی الدولی نے اپنی قرارداد نمبر ۹۹ (۱/ ۱۰) کے پہلے فتویٰ میں اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے کہ آنکھ کے قطروں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عبارات الفقه الحنفي، وحاصلها من ضابط المفطرات:

فتح القدير للكمال ابن الهمام (٢/ ٣٤٦)

وقد روى الترمذي عن أبي عاتكة عن أنس قال «جاء رجل إلى النبي - صلى الله عليه وسلم - قال: اشتكت عيني أفأكتحل وأنا صائم؟ قال نعم» قال الترمذي: وإسناده ليس بالقوي، ولا يصح عن النبي - صلى الله عليه وسلم - في هذا الباب شيء وأبو عاتكة مجمع على ضعفه. وأخرج ابن ماجه عن بقية: حدثنا الزبيدي عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة - رضي الله عنها - قالت «اكتحل النبي - صلى الله عليه وسلم - وهو صائم» وظن بعض العلماء أن الزبيدي في مسند ابن ماجه هو محمد بن الوليد الثقة الثبت، وهو وهم، وإنما هو سعيد بن أبي سعيد الزبيدي الحمصي كما هو مصرح به في مسند البيهقي، ولكن الراوي دلسه، قال في التنقيح: ليس هو بمجهول، كما قاله ابن عدي والبيهقي بل هو سعيد بن عبد الجبار الزبيدي الحمصي وهو مشهور، ولكنه مجمع على ضعفه. وابن عدي في كتابه فرق بين سعيد بن أبي سعيد وسعيد بن عبد الجبار وهما واحد، وأخرجه البيهقي عن محمد بن عبيد الله بن أبي رافع قال: وليس بالقوي عن أبيه عن جده «أن النبي - صلى الله عليه وسلم - كان يكتحل وهو صائم» وأخرج أبو داود موقوفا على أنس عن عتبة بن أبي معاذ عن عبيد الله بن أبي بكر بن أنس بن مالك "أنه كان يكتحل، وهو صائم" قال في التنقيح: إسناده مقارب قال أبو حاتم عتبة بن حميد الضبي: أبو معاذ البصري صالح الحديث، فهذه عدة طرق

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

إن لم يحتج بواحد منها فالمجموع يحتج به لتعدد الطرق.

الفتاوى الهندية (١/ ٢٠٣)

ولو أقطر شيئا من الدواء في عينه لا يفطر صومه عندنا، وإن وجد طعمه في حلقه، وإذا بزق فرأى أثر الكحل، ولونه في بزاقه عامة المشايخ على أنه لا يفسد صومه كذا في الذخيرة، وهو الأصح هكذا في التبيين.

ضابط المفطرات فى مجال التداوي (ص: ٥٩)

وأما عدم اعتبار العين، فاتفقت الحنفية أيضا على أن ما يصل منها إلى الحلق بالاكتحال أو التقطير غير مفطر، للأحاديث والآثار التى نذكرها مع تخريجها بعد عبارات الحنفية الآتية، ولأن الواصل من العين إلى الحلق بالاكتحال أو التقطير إنما يصل إليه بواسطة باطن الأنف، والمنفذ من العين إلى الأنف لصغره وخفائه ملحق بالمسام عندهم، فيكون ما يصل إلى الحلق معفوا عنه كالغبار والدخان يدخل حلقه، كما يصل إليه بتشرب المسام وبه قالت الشافعية.

عبارات الفقه الشافعي، وحاصلها من ضابط المفطرات:

كتاب الأم للشافعي رحمه الله (٧/ ١٥٣)

قال الشافعي رحمه الله تعالى: لا بأس أن يكتحل الصائم.

تحفة المحتاج في شرح المنهاج (٣/ ٤٠٣)

(وشرط الواصل كونه في منفذ) بفتح أوله وثالثه (مفتوح فلا يضر وصول الدهن بتشرب المسام) جمع سم بتثليث أوله والفتح أفصح وهي ثقب لطيفة جدا لا تدرك كما لو طلى رأسه أو بطنه به، وإن وجد أثره بباطنه كما لو وجد أثر ما اغتسل به (ولا الاكتحال وإن وجد) لونه في نحو نخامته و (طعمه) أي: الكحل (بحلقه) ؛ إذ لا منفذ من عينه لحلقه فهو كالواصل من المسام وروى البيهقي والحاكم «أنه - صلى الله عليه وسلم - كان يكتحل بالإثمد وهو صائم».

حاشية الشرواني على تحفة المحتاج في شرح المنهاج (٣/ ٤٠٣)

(مفتوح) أي: عرفا أو فتحا يدرك سم (قوله كما لو وجد إلخ) أي: كما لا يضر اغتساله بالماء البارد وإن وجد له أثرا بباطنه بجامع أن الواصل إليه ليس من منفذ مغني. (قوله لونه) أي الكحل ولو أظهر هنا لاستغنى عن التفسير الآتي (قوله: إذ لا منفذ من عينه إلخ) فيه أن أهل التشريح يثبتونه وقد يجاب بأنه لخفائه وصغره ملحق بالمسام ولهذا قال فهو كالواصل إلخ بصري.

(جاري ...)

Scanned by CamScanner

ضابط المفطرات فى مجال التداوي (ص: ٧٩)

يتضح من الجزئيات التى ذكروها أن لا فرق عندهم بين المنافذ، وأن وصول الشيئ المفطر إلى الجوف من أى منفذ كان مسبب للإفطار، - سوى المسام والعين — سواء وصل من منفذ خلقي أو غير خلقي، وسواء كان المنفذ عاليا أو سافلا، وواسعا أو ضيقا، وسواء كان الواصل إلى الجوف مائعا أو جامدا، إلا أن ما يصل إلى الجوف بتشرب المسام فغير مفسد عندهم كالأحناف. وأما المنفذ من العين إلى باطن الأنف فهو لخفائه وصغره ملحق بالمسام عندهم أيضا، كما هو مذهب الحنفية، فلا يفسد الصوم بما وصل إلى الجوف المعتبر عندهم بالاكتحال أو التقطير فى العين لأنهم شرطوا للمنافذ أن تكون مفتوحة عرفا أو فتحا يدرك، ومنفذ العين ليس كذلك.

عبارات الفقه المالكي، وحاصلها من ضابط المفطرات:

المدونة (١/ ٢٦٩)

قلت: فهل كان مالك يكره الكحل للصائم؟ فقال قال مالك: هو أعلم بنفسه، منهم من يدخل ذلك حلقه ومنهم من لا يدخل ذلك حلقه، فإن كان ممن يدخل ذلك حلقه فلا يفعل. قلت: فإن فعل أترى عليه القضاء والكفارة؟ فقال قال مالك: إذا دخل حلقه وعلم أنه قد وصل الكحل إلى حلقه فعليه القضاء. قلت: أفيكون عليه الكفارة؟ قال: لا كفارة عليه عند مالك. قلت: أرأيت الصائم يكتحل بالصبر والذرور والإثمد وغير هذا في قول مالك؟قال: قال مالك: هو أعلم بنفسه إن كان يصل إلى حلقه فلا يكتحل.

الذخيرة للقرافي (٢/ ٥٠٥)

وقال إذا وصل الكحل في العين أو الدهن في الأذن إلى الحلق فعليه القضاء فقط وإلا فلا شيء عليه وفي الجواهر إذا وجد طعم الدهن الموضوع على رأسه في حلقه أفطر.

ضابط المفطرات فى مجال التداوي (ص: ٧٠)

وأما المالكية ففى المنفذ عندهم تفصيل، وهو أن المنافذ إما أن تكون عالية أو سافلة، وإما أن تكون ضيقة أو واسعة، وكذا الشيئ الواصل إلى المعدة أو الحلق من هذه المنافذ إما أن يكون مائعا أو جامدا، فهذه ثمان صور. فوصول الشيئ إلى الحلق أو المعدة من المنافذ العالية يفسد الصوم عندهم مطلقا سواء كان الشيئ الواصل مائعا كالزيت، أو جامدا كالدرهم، وسواء كان ذلك

(جارحيه...)

Scanned by CamScanner

المنفذ واسعا كالفم، أو ضيقا كالأنف والأذن والعين، وهذه أربع صور يفسد الصوم فى جميعها.

عبارات الفقه الحنبلي، وحاصلها من ضابط المفطرات:

الكافي في فقه الإمام أحمد لابن قدامة (١/ ٤٤٠)

وإن اكتحل فوصل الكحل إلى حلقه أفطر؛ لأن العين منفذ، لذلك يجد المكتحل مرارة الكحل في حلقه، ويخرج أجزاؤه في نخاعته، وإن شك في وصوله لكونه يسيراً كالميل ونحوه ولم يجد طعمه لم يفطر، نص عليه.

مجموع الفتاوى (٢٥/ ٢٣٣)

وأما الكحل والحقنة وما يقطر في إحليله ومداواة المأمومة والجائفة فهذا مما تنازع فيه أهل العلم فمنهم من لم يفطر بشيء من ذلك ومنهم من فطر بالجميع لا بالكحل ومنهم من فطر بالجميع لا بالتقطير ومنهم من لم يفطر بالكحل ولا بالتقطير ويفطر بما سوى ذلك. والأظهر أنه لا يفطر بشيء من ذلك. فإن الصيام من دين المسلمين الذي يحتاج إلى معرفته الخاص والعام فلو كانت هذه الأمور مما حرمها الله ورسوله في الصيام ويفسد الصوم بها لكان هذا مما يجب على الرسول بيانه ولو ذكر ذلك لعلمه الصحابة وبلغوه الأمة كما بلغوا سائر شرعه. فلما لم ينقل أحد من أهل العلم عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك لا حديثا صحيحا ولا ضعيفا ولا مسندا ولا مرسلا - علم أنه لم يذكر شيئا من ذلك. والحديث المروي في الكحل ضعيف رواه أبو داود في السنن ولم يروه غيره ولا هو في مسند أحمد ولا سائر الكتب المعتمدة.

ضابط المفطرات فى مجال التداوي (ص: ٨٩)

حاصل مذهبهم فى المنافذ أن كل منفذ يصل إلى الجوف المعتبر، فهو منفذ معتبر، هذا هو الأصل عندهم كأبى حنيفة والشافعية لكن المنافذ التى صرحوا باعتبارها هى: ١- الفم، ٢- والأنف، ٣- والأذن، ٤- والعين، ٥- والدبر، ٦- والآمة، ٧- والجائفة، ٨- والثقبة (أو الطعنة)؛ خلافا لابن تيمية فإن العين، والجائفة، والآمة، والدبر غير معتبرة عنده.

قرار مجمع الفقه الإسلامي الدولي

أولاً: الأمور الآتية لا تعتبر من المفطرات: ١ - قطرة العين، أو قطرة الأذن، أو غسول الأذن...الخ[٩].

---

٩. مجلة مجمع الفقه الإسلامي: (١٠/ ٢/ ٤٥٣).

Scanned by CamScanner

(۵)۔۔۔اگر روزہ کی حالت میں شوگر کم یا زیادہ ہو جائے، اور مریض کی علامات، تجربہ، یا ماہر مسلمان طبیب کے مطابق روزہ باقی رہنے کی صورت میں مرض کے بڑھ جانے کا یقین یا ظن غالب ہو تو ایسی حالت میں روزہ توڑنے کی صورت میں اسکی قضاء لازم ہو گی، کفارہ نہیں، یعنی صرف ایک روزہ رکھنا لازم ہو گا۔ اسکی بنیاد قرآن کریم کی یہ آیاتِ مبارکہ ہیں:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (١٨٣) أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (١٨٤) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (١٨٥)} [البقرة: ١٨٣ - ١٨٥].

نیز ایسے مریض کے مذکورہ بالا حکم کے بارے میں علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ نے "المغني" میں یہ فرمایا ہے کہ اس میں اہلِ علم میں سے کسی کا اختلاف ہمارے علم میں نہیں ہے۔ لہٰذا چاروں فقہی مذاہب میں اس کا یہی حکم ہو گا۔

الفتاوى الهندية (١/ ٢٠٧)

(ومنها المرض) المريض إذا خاف على نفسه التلف أو ذهاب عضو يفطر بالإجماع، وإن خاف زيادة العلة وامتدادها فكذلك عندنا، وعليه القضاء إذا أفطر كذا في المحيط. ثم معرفة ذلك باجتهاد المريض والاجتهاد غير مجرد الوهم بل هو غلبة ظن عن أمارة أو تجربة أو بإخبار طبيب مسلم غير ظاهر الفسق كذا في فتح القدير.

المغني لابن قدامة (٣/ ١٤٩)

وجملة ذلك أن الحامل والمرضع، إذا خافتا على أنفسهما، فلهما الفطر، وعليهما القضاء فحسب. لا نعلم فيه بين أهل العلم اختلافا؛ لأنهما بمنزلة المريض الخائف على نفسه.

(۶)۔۔۔اگر روزہ رکھنے سے حاملہ عورت یا اسکے حمل کو ضرر پہنچنے کا قوی اندیشہ ہو، اور ماہر ڈاکٹر روزہ رکھنے سے منع کرے تو حاملہ عورت روزہ چھوڑ سکتی ہے، بعد میں قضاء کرے گی۔ اسی طرح اگر دودھ پلانے والی عورت کے روزہ رکھنے کی وجہ سے اس عورت یا بچے کو ضرر لاحق ہونے کا یقین یا ظنِ غالب ہو تو دودھ پلانے والی عورت کیلئے بھی شرعاً روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، بعد میں قضاء کر لے۔ حدیث میں اسکی صریح اجازت دی گئی ہے۔

(جاری ہے ---)

Scanned by CamScanner

سنن النسائي (٤/ ١٨١)

أخبرنا سويد بن نصر، قال: أنبأنا عبد الله، عن خالد الحذاء، عن أبي قلابة، عن رجل، قال: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم لحاجة فإذا هو يتغدى، قال: «هلم إلى الغداء»، فقلت: إني صائم، قال: "هلم أخبرك عن الصوم: إن الله وضع عن المسافر نصف الصلاة والصوم، ورخص للحبلى والمرضع".

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کیلئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت کے حکم میں چاروں فقہی مذاہب میں کوئی اختلاف نہیں ملتا، بلکہ اگر یہ دونوں روزہ رکھ لیں تو فقہ حنبلی میں ان دونوں کیلئے روزہ رکھنے کی کراہت کا قول ہے۔

الفتاوى الهندية (١/ ٢٠٧)

(ومنها حبل المرأة، وإرضاعها) الحامل والمرضع إذا خافتا على أنفسهما، أو ولدهما أفطرتا وقضتا، ولا كفارة عليهما كذا في الخلاصة.

الدر المختار (٢/ ٤٢١)

فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم وقد ذكر المصنف منها خمسة وبقي الإكراه وخوف هلاك أو نقصان عقل ولو بعطش أو جوع شديد ولسعة حية (لمسافر) سفرا شرعيا ولو بمعصية (أو حامل أو مرضع) أما كانت أو ظئرا على ظاهر (خافت بغلبة الظن على نفسها أو ولدها) وقيده البهنسي تبعا لابن الكمال بما إذا تعينت للإرضاع (أو مريض خاف الزيادة) لمرضه وصحيح خاف المرض، وخادمة خافت الضعف بغلبة الظن بأمارة أو تجربة أو بإخبار طبيب حاذق مسلم مستور ... (الفطر) يوم العذر إلا السفر كما سيجيء (وقضوا) لزوما (ما قدروا بلا فدية و) بلا (ولاء) لأنه على التراخي ولذا جاز التطوع قبله بخلاف قضاء الصلاة.

المغني لابن قدامة الحنبلي (٣/ ١٤٩)

وجملة ذلك أن الحامل والمرضع، إذا خافتا على أنفسهما، فلهما الفطر، وعليهما القضاء فحسب. لا نعلم فيه بين أهل العلم اختلافا؛ لأنهما بمنزلة المريض الخائف على نفسه.

كشاف القناع عن متن الإقناع (الفقه الحنبلي) (٢/ ٣١٢)

(وكره صومهما) كالمريض، (ويجزئ) صومهما (إن فعلتا) أي: صامتا كالمريض والمسافر.

الموسوعة الفقهية الكويتية (٢٨/ ٥٤)

الفقهاء متفقون على أن الحامل والمرضع لهما أن تفطرا في رمضان، بشرط أن تخافا على أنفسهما أو على ولدهما المرض أو زيادته، أو الضرر أو الهلاك،

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

فالولد من الحامل بمنزلة عضو منها، فالإشفاق عليه من ذلك كالإشفاق منه على بعض أعضائها. قال الدردير: ويجب (يعني الفطر) إن خافتا هلاكا أو شديد أذى، ويجوز إن خافتا عليه المرض أو زيادته. ونص الحنابلة على كراهة صومهما، كالمريض. ودليل ترخيص الفطر لهما: {ومن كان مريضا أو على سفر فعدة من أيام أخر} وليس المراد من المرض صورته، أو عين المرض، فإن المريض الذي لا يضره الصوم ليس له أن يفطر، فكان ذكر المرض كناية عن أمر يضر الصوم معه، وهو معنى المرض، وقد وجد هاهنا، فيدخلان تحت رخصة الإفطار. وصرح المالكية بأن الحمل مرض حقيقة، والرضاع في حكم المرض، وليس مرضا حقيقة. وكذلك، من أدلة ترخيص الفطر لهما، حديث أنس بن مالك الكعبي رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن الله وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلاة، وعن الحامل أو المرضع الصوم أو الصيام وفي لفظ بعضهم: عن الحبلى والمرضع.

الموسوعة الفقهية الكويتية (٤/ ١٨١)

الإنسان مأمور بالاقتصاد ومراعاة الاعتدال في كل أمر، حتى في العبادات التي تقرب إلى الله تعالى كالصلاة والصيام، قال الله تعالى: {يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر}. فالعبادات إنما أمر بفعلها مشروطة بنفي العسر والمشقة الخارجة عن المعتاد، ومن هنا أبيح الإفطار في حالة السفر والحامل والمريض والمرضع وكل من خشي ضرر الصوم على نفسه فعليه أن يفطر، لأن في ترك الإفطار عسرا، وقد نفى الله عن نفسه إرادة العسر، فلا يجوز فيها الإسراف والمبالغة. وقد صح عنه صلى الله عليه وسلم أنه قال: هلك المتنطعون أي المبالغون فى الأمر.....والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

طاهر محمود

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٨/ جمادی الثانیہ ١٤٣٦ھ

٨/ اپریل ٢٠١٥ء

الجواب صحیح

عبدہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

١٨/٦/١٤٣٦ھ

الجواب صحیح

محمد عبد المنان غفرلہ

١٩/٦/١٤٣٦ھ

Scanned by CamScanner